# 59905- یوم والدہ نہ منانے پر والدہ ناراض ہوتی ہے

## سوال

ایک عرب ملک کا باشندہ میرا دوست ہے وہاں سرکاری طور پر یوم والدہ منایا جاتا ہے، میرا یہ دوست والدہ کی بنا پر اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ یہ تہوار والدہ کی بنا پر مناتا ہے، لیکن اب وہ اس چیز کو ختم کرنا چاہتا ہے اگر ایسا کرے تو اس کی ماں ناراض ہوتی ہے کیونکہ وہ اس کی عادی ہو چکی ہے اور ان کے ملک میں یہ عادت بن چکی ہے، اسے خدشہ ہے کہ اگر اس نے ایسا کیا تو والدہ ناراض ہو جائیگی اور موت تک اس سے راضی نہیں ہوگی، اس نے والدہ کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ یہ تہوار منانا حرام ہے لیکن والدہ مطمئن نہیں ہوئی کیونکہ ملک کی فضاء ہی ایسی ہے، اب اسے کیا کرنا چاہیے، اس کے متعلق ہمیں معلومات فراہم کریں اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ؟

## پسندیدہ جواب

یوم والدہ کا جشن اور تہوار منانا ایک ایسی ایجاد کردہ بدعت ہے جو نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منایا اور نہ ہی آپ کے صحابہ کرام نے، اور پھر اسی طرح یہ تہوار منانا تو کفار سے مشابہت ہے، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی مخالفت کرنے کا حکم دیا ہے، لہذا یہ تہوار منانا جائز نہیں اور نہ ہی اس معاملہ میں والدہ کی اطاعت کی جائیگی، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"معصیت و نافرمانی میں اطاعت نہیں، بلکہ اطاعت تو نیکی و بھلائی میں ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (7257) صحیح مسلم حدیث نمبر (1840).

لیکن اس شخص کو اپنی والدہ کے ساتھ نیکی و بھلائی اور حسن سلوک کرتے رہنا چاہیے، اور وہ انہیں سمجھانے اور مطمئن کرنے کی کوشش کرے کہ یہ تہوار منانا بدعت ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"سب سے برے اور شریر ترین امور اس دین میں بدعات ہیں، اور ہر بدعت گمراہی ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (867) سنن نسائی حدیث نمبر (1578) نسائی رحمہ اللہ نے درج ذیل الفاظ زیادہ روایت کیے ہیں :

"اور ہر گمراہی آگ میں ہے"

پھر والدہ کا حق تو یہ ہے کہ سارا سال ہی اس سے حسن سلوک کیا جائے اور نیکی و بھلائی کا برتاؤ ہو اور اس کا عزت و احترام کیا جائے نہ کہ کسی ایک مخصوص دن میں، تو پھر اس تہوار کے وقت ہی والدہ سے حسن سلوک چہ معنی دارد!؟

پھر یہ بھی ہے کہ یہ بدعت تو ہمارے اندر صرف ان معاشروں سے وارد ہوئی ہے جہاں والدین کی نافرمانی عام ہو چکی ہے، جہاں آپ دیکھیں گے کہ ماں باپ کوئی اولڈ ہاؤسز کے علاوہ کہیں پناہ نہیں ملتی، اور ان معاشروں میں آپ کو ماں باپ سے دوری اور قطع رحمی کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئیگا، اس لیے انہوں یہ خیال کیا کہ ماں کی عزت میں ایک دن کا تہوار منانا ان کی قطع رحمی کے گناہ کو دھو ڈالے گا، اور سال بھر میں یہی کافی ہے ؟!

لیکن ہمارا دین اسلام ہمیں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے، اور قطع رحمی سے روکتا ہے، ہمارے دین نے ماں کو ایسا مقام دیا ہے جو اسے کسی بھی شریعت میں نہیں دیا گیا، حتی کہ ماں کا حق تو باپ سے بھی مقدم ہے.

جیسا کہ بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

"ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے میرے لیے حسن صحبت اور حسن سلوک کا سب سے زیادہ کون مستحق ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں اس نے کہا پھر کون؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں، اس نے پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ماں.

اس نے عرض کیا: اس کے بعد کون؟ تو آپ نے فرمایا تیرا والد"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5514) صحیح مسلم حدیث نمبر (4621).

اور والدہ کے فوت ہونے جانے کے بعد ماں سے نیکی و حسن سلوک منقطع نہیں ہو جاتا، بلکہ ماں زندگی میں بھی عزیز ہے اور فوت ہونے کی صورت میں بھی، وہ اس طرح کہ جب فوت ہو تو والدہ کا نماز جنازہ ادا کیا جائے اور اس کے لیے بخشش واستغفار کی دعا کی جائے، اور اس کی وصیت کو پورا کرنا اور والدہ کے رشتہ داروں اور اس کی سہیلیوں کی عزت واحترام کیا جائے.

اس لیے ہمیں اپنے اس عظیم الشان دین کو اپنانا چاہیے اور اسلامی آداب واحکام پر عمل پیرا ہوں اسی میں ہدایت وراہنمائی اور کفائت ہے اور اسی میں رحمت پائی جاتی ہے.

شیخ علی محفوظ رحمہ اللہ اسلامی تہواروں کو چھوڑ کر غیر اسلامی تہواروں کو اپنانے کی خطرناکی اور اس تہوار میں کفار کی مشابہت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ ان کی امت سے کچھ لوگ اور گروہ ایسے ہونگے جو اہل کتاب کی ان کے شعار وعلامات اور عادات میں مشابہت کرینگے، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں بیان کیا گیا ہے.

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"البتہ ضرور بضرور تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی ہاتھ کے برابر ہاتھ اور بالشت کے برابر بالشت پیروی کرو گے حتی کہ اگر وہ گوہ کی بل اور سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے.

صحابہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مراد یہود و نصاری ہیں؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور کون؟!"

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

نقالی اور تقلید کی محبت اگرچہ دلوں میں پائی جاتی ہے لیکن یہ شرعی طور پر اس وقت صحیح نہیں اور باعث غضب ہے جب کہ وہ عادت اور شعار ہماری شریعت اور فکر و اعتقاد کے مخالف ہو، خاص کر جب وہ تقلید عقیدتا یا تعبدا ہو یا پھر وہ ان کا کوئی شعار اور عادت ہو.

جب مسلمان اس دور میں کمزور ہو چکے ہیں؛ اور وہ اپنے دشمنوں کی عادات وکی پیروی اور زیادہ کرنے لگے ہیں اور ان میں بہت سارے یورپی مظاہر رائج ہو چکے ہیں چاہے وہ کھپت کے اعتبار سے ہوں یا پھر تصرفات سلوکیہ، اور ان مظاہر میں ماں کا تہوار بھی شامل ہے" انتہی

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی ماں کے تہوار کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں :

"ہر وہ تہوار جو شرعی تہوار کے مخالف ہو وہ تہوار بدعتی اور نئے ایجاد کردہ ہیں، جو نہ تو سلف صالحین کے دور میں معروف تھے، بلکہ یہ غیر مسلمانوں کی جانب سے ایجاد کردہ ہیں، تو اس طرح اس میں بدعت کے ساتھ ساتھ اللہ سبحانہ و تعالی کے دشمنوں سے مشابہت بھی ہوتی ہے.

اہل اسلام کے ہاں اسلامی تہوار معروف ہیں اور وہ عید الفطر اور عید الاضحی اور ہفتہ وار عید جمعہ کا دن ہے، ان تین عیدوں کے علاوہ دین اسلام میں کوئی اور تہوار نہیں، اس کے علاوہ جو تہوار اور عیدیں ایجاد کرلی گئی ہیں وہ مردود ہیں اور شریعت اسلامیہ میں باطل ہیں.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے"

یعنی اللہ کے ہاں وہ قابل قبول نہیں، اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں :

"جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے"

جب یہ واضح ہو گیا تو وہ تہوار جس کا سوال میں ذکر ہوا ہے اور جسے ماں کا تہوار کہا جاتا ہے منانا جائز نہیں، اس میں عید کے شعار میں سے کوئی بھی شعار کرنا مثلا خوشی و سرور کا اظہار اور تحفے تحائف دینا یا اس طرح کا کوئی اور کام کرنا جائز نہیں.

مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنے دین پر عمل پیرا ہو اور اس دین پر فخر کرے، اور اللہ سبحانہ و تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عظیم اور قیمتی دین میں اپنے بندوں کے لیے جو مقرر کر دیا ہے نہ تو اس میں کوئی کمی کرے اور نہ ہی اس میں کوئی زیادتی کرے.

اور مسلمان کو یہ بھی چاہیے کہ وہ ہر ایک کی جی حضوری ہی نہ کرتا پھرے، بلکہ اس کی ایسی شخصیت ہونی چاہیے جو اللہ کی شریعت پر عمل کرنے والی ہو، تاکہ وہ متبوع ہو اور لوگ اس کی پیروی کریں ناکہ تابع بنتا پھرے، تاکہ وہ اسوہ و نمونہ ہو ناکہ کسی شخص کی بات ماننے والا، کیونکہ دین اسلام تو ہر اعتبار سے کامل ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

**{آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت کو بھرپور کر دیا ہے، اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا ہوں}.**

ماں اس سے زیادہ حقدار ہے کہ سال بھر میں اس کے لیے صرف ایک دن منایا جائے، بلکہ ماں کا تو اولاد پر حق ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر دن اس کا خیال رکھیں، اور اس کی ضروریات کا خیال کریں، اور ہر وقت اللہ کی معصیت کے علاوہ ماں کی اطاعت کرتے رہیں" انتہی

ماخوذ از : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (301/2).

مزید آپ سوال نمبر (10070) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.